چودھواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## بروز سوموار مورخہ 19 اکتوبر 2009

## فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

## بابت

## محکمہ جات

## محنت و انسانی وسائل، ثقافت اور سپورٹس

## پی پی 137 راوی شاہدرہ لاہور محکمہ محنت کے زیر سایہ کتنے دفاتر، ہسپتال، ڈسپنسریاں اور مستقل، عارضی ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*25: رانا محمد اقبال خاں: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راوی پار لاہور کی حدود میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے کتنے دفاتر، ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں- ان اداروں کا محکمانہ کام کیا ہے اور دائرہ اختیار کن کن علاقوں پر محیط ہے؟

(ب) ان اداروں میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، ولدیت، عہدہ جات، مستقل عارضی پتہ جات اور عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ج) ان اداروں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کیا حکومت ان کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب؟

(د) سوشل سکیورٹی کے مذکورہ بالا صحت کے اداروں میں کن کن افراد کا علاج کیا جاتا ہے، کیا یہ درست ہے کہ پی پی 137 میں ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال ہے، جہاں عام آدمی کا علاج نہیں کیا جاتا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) جی ٹی روڈ پر ٹریفک حادثات اور صنعتی علاقہ ہونے کی وجہ سے اس ہسپتال میں ایمرجنسی وارڈ کا ہونا ضروری ہے، کیا اس ہسپتال میں عام آدمی کے لئے ایمرجنسی سہولت کا منصوبہ شروع کیا جا سکتا ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو کب؟

(و) سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ میں ملازمین کی تنخواہوں، علاج معالجہ اور Contingency کی مد میں آج تک کتنا خرچہ آیا، ماہانہ کی بنیاد پر علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل فراہم کی جائے نیز اس ہسپتال کی تعمیر اور آلات کی خرید پر کل کتنا خرچہ آیا اور تعمیر کا ٹھیکہ کس فرم کو دیا گیا، ٹھیکیدار / فرم کا نام، پتہ اور فون نمبرز کیا ہیں، جب کہ خرید کئے گئے، آلات کی تفصیل فراہم کی جائے نیز یہ آلات کہاں کہاں سے خرید کئے گئے اور ان کا طریق کار کیا تھا؟

(تاریخ وصولی 15 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 23 اپریل 2008)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) راوی پار لاہور کی حدود میں ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام ایک مقامی دفتر ایک ڈسپنسری اور ایک ہسپتال قائم ہے-

مقامی دفتر کا کام سوشل سکیورٹی سکیم کے تحت رجسٹرڈ صنعتی وتجارتی اداروں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی وصولی اور ان اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو نقد معاوضہ جات کی ادائیگی ہے- اسی طرح ادارہ کی قائم کردہ ڈسپنسری اور ہسپتال کے ذریعے مذکورہ تحفظ یافتہ

کارکنان ان کے بیوی بچوں اور والدین کو مفت طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔مندرجہ بالا مقامی دفتر کا دائرہ اختیار مندرجہ ذیل علاقوں پر محیط ہے:۔

(1) راوی پل سے جی ٹی روڈ مرید کے تک
(2) مرید کے شیخوپورہ روڈ پر سروس انڈسٹریز اور جی ڈی انڈسٹریز تک
(3) شاہدرہ چوک سے شیخوپورہ روڈ پر شیخوپورہ تک
(4) شیخوپورہ فیصل آباد روڈ پر شیخوپورہ سے فیروزوٹواں تک
(5) فیروزوٹواں ننکانہ روڈ پر فیروزوٹواں سے چاندی کوٹ تک
(6) شیخوپورہ سرگودھا روڈ پر شیخوپورہ سے دھنت پورہ تک
(7) شیخوپورہ شرق پور روڈ پر منڈی فیض آباد تک

(ب) مقامی دفتر شاہدرہ جو کہ 65 جی ٹی روڈ شاہدرہ پر واقع ہے جس میں فی الوقت انتظامی شعبہ میں 41 جب کہ میڈیکل کے شعبہ 14 ملازمین اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں جن کی مکمل تفصیل بطور ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، اسی طرح سوشل سکیورٹی ڈسپنسری شاہدرہ لاہور سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ میں تعینات ملازمین کی مکمل تفصیل بالترتیب ضمیمہ "ب" اور ضمیمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا اداروں میں خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:۔

| | |
|---|---|
| (1) مقامی دفتر شاہدرہ | 4 |
| (2) سوشل سکیورٹی ڈسپنسری شاہدرہ | 1 |
| (3) سوشل سیکورٹی ہسپتال شاہدرہ | 32 |
| میزان | 37 |

چونکہ انتظامی امور سے متعلقہ اسامیوں پر بھرتی پر حکومت پنجاب کی جانب سے پابندی عائد ہے لہذا جو نہی حکومت کی جانب سے ادارہ کو بھرتی کی اجازت موصول ہو گی مذکورہ اسامیوں پر قوانین و ضوابط کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 137 میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام 100 بستروں پر مشتمل ایک ہسپتال قائم ہے۔جہاں سے سوشل سکیورٹی سکیم کے تحت رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین بشمول والدین کو مفت طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں یہاں پر عام پبلک کو بھی ایمرجنسی کی صورت میں ابتدائی طبی امداد فراہم کی جاتی ہے کیونکہ ادارہ کے قوانین کے مطابق سوشل سکیورٹی ہسپتالوں سے صرف وہی اشخاص علاج معالجہ کی سہولیات حاصل کرنے کے

مجاز ہیں جو سوشل سکیورٹی سکیم کے تحت رجسٹرڈ ہیں اور جن کی Contribution محکمہ کو ادا کی جاتی ہے۔

(ہ) سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ میں ایمرجنسی وارڈ موجود ہے اور ایمرجنسی کی صورت میں عام آدمی کو بھی ابتدائی طبی امداد (First Aid) کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔

(و) سوشل سکیورٹی شاہدرہ میں فی الوقت 287 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تنخواہوں، علاج معالجہ اور Contingencies کی مدات میں جولائی 2007 تا مارچ 2008 تک مبلغ -/32067515 روپے کے اخراجات ہوئے جن کی تفصیل ماہانہ کی بنیاد پر علیحدہ علیحدہ درج ذیل ہے:-

| نمبر شمار | مہینہ | تنخواہ مع الاؤنس | سٹاف کا علاج و معالجہ | اتفاقیہ اخراجات (Contingency) |
|---|---|---|---|---|
| 1- | جولائی 2007 | 2460289 | 24909 | 77595 |
| 2- | اگست 2007 | 2812778 | 2816 | 64950 |
| 3- | ستمبر 2007 | 3626915 | 49559 | 20447 |
| 4- | اکتوبر 2007 | 3498134 | 138445 | 64109 |
| 5- | نومبر 2007 | 3539505 | 102119 | 39863 |
| 6- | دسمبر 2007 | 3522685 | 127850 | 41828 |
| 7- | جنوری 2008 | 3595643 | 338050 | 76645 |
| 8- | فروری 2008 | 3769697 | 172494 | 70250 |
| 9- | مارچ 2008 | 3484405 | 278912 | 72256 |
| | ٹوٹل | 30310051 | 1229522 | 527942 |

مندرجہ بالا ہسپتال کی تعمیر اور آلات کی خریداری پر اٹھنے والے اخراجات درج ذیل ہیں:-

(1) تعمیری اخراجات بشمول کنسلٹنٹ فیس — Rs. 103589542

(2) طبی آلات کی خریداری پر اٹھنے والے اخراجات — Rs. 43031804

(3) دیگر چھوٹے آلات کی خریداری پر اٹھنے والے اخراجات — Rs. 49, 32,412

مذکورہ ہسپتال کی تعمیر کا منصوبہ پراگریسو انٹر نیشنل انجینئرز اینڈ کنٹریکٹرز جوہر ٹاؤن لاہور کو سونپا گیا تھا جب کہ نیسپاک کے ادارے کو بطور کنسلٹنٹ ذمہ داری سونپی گئی تھی، فرم مذکورہ کے کوائف درج ذیل ہیں۔

| | |
|---|---|
| نام فرم | پراگریسو انٹر نیشنل انجینئرز اینڈ کنٹریکٹرز |
| پتہ | 150-ایف، بلاک J/1، جوہر ٹاؤن لاہور |
| فون نمبر | 042 - 5310950<br>042-5419287 |

ادارہ سوشل سکیورٹی میں مرکزی دفتر کے ذریعے طبی آلات کی خریداری کا طریقہ کار درج ذیل ہے:-

1-تمام آلات محکمہ صحت پنجاب کی وضع کردہ پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹینڈر کے ذریعہ خریدے جاتے ہیں۔

2-محکمہ صحت حکومت پنجاب کی پری کوالیفائیڈ فرمیں ہی ٹینڈر میں شمولیت کی اہل ہوتی ہیں۔

3-ٹینڈرز میں حاصل کردہ تمام آفرز کو محکمہ کے سینئر سپیشلسٹ پر مشتمل Technical Scrutiny Committee کے روبرو پیش کیا جاتا ہے۔جو تمام آلات کا بخوبی تکنیکی جائزہ اور معائنہ کے بعد خریداری کے لئے اپنی سفارشات مرتب کرتی ہے۔اس کمیٹی کی سربراہی ادارہ سوشل سکیورٹی کے Medical Advisor کرتے ہیں جن کی تعیناتی محکمہ صحت حکومت پنجاب کی جانب سے کی جاتی ہے۔

4- Technical Scrutiny Committee کی سفارشات کی Purchase Committee کے روبرو پیش کیا جاتا ہے جو آلات کی قیمتوں پر غوروخوض کرنے کے بعد فرموں کے ساتھ Negotiation کرتی ہے تاکہ ادارہ اعلیٰ ترین آلات کی خریداری کے عمل میں ان کی قیمتوں میں مناسب کمی کر سکے۔اس کمیٹی کی سفارشات کی باقاعدہ منظوری کمشنر سوشل سکیورٹی دیتے ہیں جس کے بعد فرموں کو آلات کی فراہمی کے لئے آرڈر جاری کر دیئے جاتے ہیں۔

سوشل سکیورٹی شاہدرہ کے لئے خرید کردہ طبی آلات کی خریداری کی مکمل تفصیل بطور ضمیمہ "د" اور "ہ" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 دسمبر 2008)

## تھیٹروں میں پیش کئے جانے والے غیر معیاری ڈراموں کا معاملہ

*226: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھیڑوں میں پیش کئے جانے والے ڈراموں کا سکرپٹ کسی ادارے سے منظور کرایا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور کے علاوہ بڑے شہروں میں ڈراموں کی آڑ میں بے ہودہ فحش ڈانس کروایا جاتا ہے اور ذو معنی جملے بولے جاتے ہیں؟

(ج) کیا فحش اور بے ہودہ ڈانس کرنے والی خواتین، ذو معنی جملے بولنے والے اداکاروں اور ان کے منتظمین کے خلاف محکمہ کارروائی کرتا ہے؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو محکمہ کیا کارروائی عمل میں لاتا ہے نیز کارروائی کے باوجود یہ سب کچھ اگر ہو رہا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی یکم مئی 2008 تاریخ ترسیل 26 مئی 2008)

جواب

وزیر ثقافت

(الف) پنجاب آرٹس کونسل کی ڈرامہ سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی سٹیج ڈراموں کے سکرپٹ کی منظوری دیتی ہے اور لاہور آرٹس کونسل (الحمرا) میں پیش کئے جانے والے ڈراموں کے سکرپٹ / مسودے خواندگی کے لئے سکرپٹ ریڈنگ کمیٹی کے ممبران کو جاتے ہیں جس میں نامور مصنف، دانشور اور ادیب شامل ہیں لاہور آرٹس کونسل صرف الحمرا میں پیش کئے جانے والے ڈراموں کو جانچ پڑتال کرتا ہے۔ لاہور شہر اور پنجاب کے دیگر اضلاع میں پرائیویٹ تھیٹرز میں پیش کئے جانے والے ڈراموں کی جانچ پڑتال لاہور آرٹس کونسل کی ذمہ داری نہ ہے۔

(ب) عمومی شکایت یہی ہے کہ لاہور سمیت ہر جگہ پرائیویٹ تھیڑوں میں غیر معیاری اور قابل اعتراض ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں۔

(ج) فنکاروں اور پیشکاروں کے خلاف کارروائی پنجاب آرٹس کونسل اور لاہور آرٹس کونسل کے دائرہ کار میں نہ ہے بلکہ یہ اختیارات ہوم ڈیپارٹمنٹ اور ڈی سی او کے پاس ہیں اور خلاف ورزی کے مرتکب فنکاران کے خلاف متعلقہ محکمہ کے ذریعے قانونی، تادیبی اور تعزیری کارروائی حسب ضرورت عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ایسے تمام فنکار جو کہ ذو معنی، بے ہودہ یا فحش رقص کے مرتکب ہوتے ہیں ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔علاوہ ازیں مزید کارروائی ضلعی حکومت اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 جولائی 2008)

ننکانہ صاحب میں سپورٹس کلب کی تعمیر کا مسئلہ و دیگر تفصیل

*782: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ننکانہ صاحب میں ایک سپورٹس کلب تعمیر کیا گیا ہے، اس منصوبے کے لئے کل کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور کتنے عرصے میں یہ مکمل ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپورٹس کلب کو تعمیر کے بعد ابھی تک متعلقہ محکمہ کے سپرد نہیں کیا گیا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک سپورٹس کلب متعلقہ محکمہ کے سپرد کر دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 18 جون 2008 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2008)

جواب

وزیر سپورٹس

(الف) یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے فنڈز سے ننکانہ صاحب میں سپورٹس کلب تعمیر کیا گیا ہے۔مالی سال 07-2006 میں اس منصوبہ کے لئے مبلغ 19.87 ملین مختص کئے تھے منصوبہ عرصہ ایک سال میں مبلغ 19.80 ملین میں مکمل ہوا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے سپورٹس کلب متعلقہ محکمہ جو کہ ضلعی حکومت ہے کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

(ج) درج بالا جواب مفصل ہے۔

(تاریخ صولی جواب 16 اگست 2008)

*382: محترمہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گھروں میں قائم چھوٹی صنعتوں میں کام کرنے والی عورتوں کو سوشل سکیورٹی محکمہ میں رجسٹر کرنے کا کوئی انتظام نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ خواتین کو پنشن اور دیگر اولڈ ایج بینیفٹ حاصل نہیں ہیں؟

(ج)اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان خواتین کی محکمہ سوشل سکیورٹی میں رجسٹریشن کرنے،انہیں پنشن اور دیگر اولڈ ایج بینیفٹ مہیا کرنے کے لئے اقدامات کرنے کو تیار ہے، تو کون سے اقدامات اٹھانے کا ارادہ ہے اور کب تک،اگر نہیں تو مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 مئی 2008 تاریخ ترسیل 15 جون 2008)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف)یہ درست نہ ہے کہ گھروں میں قائم چھوٹی صنعتوں میں کام کرنے والی عورتوں کو سوشل سکیورٹی محکمہ میں رجسٹر کرنے کا کوئی انتظام نہ ہے۔حکومت پنجاب کے گزٹ نوٹیفیکیشن

مورخہ 18-07-2003 کی رو سے صوبہ پنجاب کی حدود میں ایسے تمام صنعتی و تجارتی ادارے جہاں پانچ یا اس سے زیادہ ملازمین کام کرتے ہیں سوشل سکیورٹی قوانین کے دائرہ کار میں آچکے ہیں۔اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973 اور سوشل سکیورٹی قوانین کے مطابق ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی تمام کارکنان (خواہ وہ مرد ہو یا عورت) کو یکساں فوائد مہیا کرنے کا پابند ہے۔

(ب)یہ بات بھی درست نہ ہے کہ خواتین کارکنان کو سوشل سکیورٹی سکیم کے تحت پنشن کی سہولت حاصل نہ ہے۔سوشل سکیورٹی سکیم کے دائرہ کار میں آنے والے تمام مرد و خواتین کارکنان دوران کار زخمی ہونے کی صورت میں قوانین کے مطابق علاج معالجہ اور مالی فوائد کے علاوہ معذوری کی پنشن کے بھی حقدار ہیں۔علاوہ ازیں دوران کار زخمی ہونے کے نتیجے میں خدا نخواستہ رجسٹرڈ کارکن کی موت واقع ہونے کی صورت میں اس کے ورثا کو ادارہ سوشل سکیورٹی کی جانب سے Survivor' Pension بھی ادا کی جاتی ہے۔اولڈ ایج بینیفٹ کے حوالے سے ملنے والی مراعات سے متعلق تفصیلات متعلقہ محکمہ حکومت پاکستان سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(ج)جیسا کہ جزو"الف" میں بیان کیا گیا ہے کہ حکومت پنجاب کے گزٹ نوٹیفیکیشن

مورخہ 18-07-2003 کی رو سے صوبہ پنجاب کی حدود میں ایسے تمام صنعتی و تجارتی ادارے جہاں پانچ یا اس سے زیادہ ملازمین کام کرتے ہیں سوشل سکیورٹی قوانین کے دائرہ کار میں آچکے ہیں اور ادارہ ہذا قوانین کے مطابق تمام رجسٹرڈ کارکنان (مرد یا عورت) کو یکساں فوائد مہیا کرنے کا پابند ہے۔ادارہ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ایسے کارکنان جو قوانین کی رو سے سوشل سکیورٹی سکیم کے تحت حاصل مراعات بشمول مالی فوائد کے حقدار ہیں ان کی رجسٹریشن کو یقینی بنایا جائے۔قوانین کے مطابق کارکنان کی رجسٹریشن کی ذمہ داری متعلقہ آجر پر عائد ہوتی ہے اور ادارہ ہذا ہر اس کارکن کو رجسٹریشن کارڈ جاری کرنے کا پابند ہے جس کے کوائف متعلقہ آجر ادارے کو فراہم کرتا ہے۔تاہم اکثر اوقات آجر حضرات اپنے کارکنان کے مطلوبہ

کوائف کی تصدیق کرنے سے گریز کرتے ہیں جس کے نتیجے میں رجسٹریشن کے عمل میں تاخیر بھی ہوتی ہے اور بعض اوقات صنعتی بدامنی کا مسئلہ بھی پیدا ہو جاتا ہے تاہم ادارہ سوشل سکیورٹی آجرین اور کارکنان کے نمائندگان سے مسلسل رابطہ میں ہے تاکہ کارکنان کی رجسٹریشن ممکنہ حد تک مکمل کی جائے۔اس ضمن میں مثبت پیش رفت کے لئے آجرین اور کارکنان کے لئے آگاہی مہم شروع کر دی گئی ہے تاکہ خواتین و مرد کارکنان قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد مطلوبہ رجسٹریشن کارڈ حاصل کر کے سوشل سکیورٹی قوانین کے مطابق مراعات سے مستفید ہو سکیں۔حال ہی میں ادارہ ہذا نے صنعتی کارکنان کو کمپیوٹرائزڈ رجسٹریشن کارڈ جاری کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے جس پر تیزی سے عمل جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 دسمبر 2008)

لاہور۔شالامار باغ کی آمدنی واخراجات اور ملازمین کی تفصیل

*258:جناب وسیم قادر: کیا وزیر ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شالیمار باغ کی سالانہ آمدنی کتنی ہے اور اس پر سالانہ کتنے پیسے خرچ کیے جاتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) 2005 سے 2008 تک شالیمار باغ کی تزئین و آرائش پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اتنی رقم خرچ ہونے کے باوجود باغ کی دیواریں فرش، فوارے وغیرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور لانز میں گند پڑا رہتا ہے؟

(د) شالیمار باغ میں تعینات اسٹاف کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 13 مئی 2008 تاریخ ترسیل 31 مئی 2008)

جواب

وزیر ثقافت

(الف) شالیمار باغ کی سالانہ آمدنی اور خرچ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

شالیمار باغ لاہور جولائی 2004 میں حکومت پنجاب کی تحویل میں آیا۔پنجاب حکومت کی طرف سے باغ کی انٹری ٹکٹ کا پہلا ٹھیکہ 22 اپریل 2005 کو ہوا۔اس سے پہلے کی آمدنی فیڈرل گورنمنٹ نے وصول کی، سال 06-2005، میں بکنگ کاؤنٹر، فوٹو گرافی، پبلک ٹوائلٹ اور فروٹ آکشن کی مد میں -/6450000 روپے وصول ہوئے۔سال 07-2006 میں -/6996000 روپے کی آمدنی ہوئی اور 08-2007 میں -/6600000 روپے وصول ہوئے۔ہر سال ہونے والی آمدنی کو پنجاب ہیریٹیج (Heritage) فنڈ میں جمع کروا دیا گیا۔ان سالانہ آمدن کو کہیں بھی خرچ نہ کیا گیا۔

(ب)شالیمار باغ کی تزئین وآرائش پر2005سے2008تک خرچ کی گئی،رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال2005-06،اس سال شالیمار باغ میں ترقیاتی کاموں کے لئے پی ایچ اے نے19.011ملین روپے کی سکیم حکومت پنجاب سے پاس کروائی اور باغ کے اندر نئے ٹیوب ویل کی تنصیب، نئی پائپ لائن اور لانز کی درستی حالی مکمل کی۔شالیمار باغ کے مشرقی جانب واقع نقار خانہ کے اندر راہداریاں،نقار خانہ کی عمارت، عرض بیگی، چار دیواری اور داخلی دروازوں کی مرمت ودرستی حالی کے لئے محکمہ نے دو سکیمیں مبلغ16.544ملین روپے کی تیار کیں۔اس میں10ملین روپےاس سال خرچ ہوئے۔

مالی سال2006-07:اس سال شالیمار باغ کی مکمل اور جامع درستی حالی کے لئے300ملین روپے پر مشتمل ایک منصوبہ تیار کیا گیا۔اس کو حکومت پنجاب نے منظور کر لیا جو عرصہ8سال میں مکمل ہونا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت اس سال پہلے اور تیسرے تختوں کی نہریں،تالاب اور فواروں کی درستی حالی پر کام شروع کیا گیا۔جون2007تک اس کام پر4ملین روپے خرچ ہوئے اور23.25ملین روپے کی رقم شالیمار باغ کے بیرونی اطراف نکاسی آب کا نظام بہتر کرنے کے لئے واسا کو دیئے گئے۔سابقہ سال میں جو نقار خانہ میں کام رہ گئے تھےان کاموں پر5.446ملین روپے خرچ ہوئے۔

مالی سال2007-08:اس سال شالیمار باغ میں ترقیاتی کاموں کے لئے28.50ملین کی رقم رکھی گئی ہے۔ جس میں سے20.50ملین کی رقم شالیمار باغ کے بیرونی اطراف نکاسی آب کا نظام بہتر کرنے کے لئے واسا کے لئے مختص ہے۔سال رواں کے دوران تقریباً4.10ملین کی لاگت سے پچھلے سال شروع کیا گیا۔نہروں اور فواروں کا کام مکمل کیا گیا ہے۔یہ کام پہلے اور تیسرے تختہ میں کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ شالیمار باغ کی حصاری دیوار کی مرمت کا کام جاری ہے جس پر اندازاً9ملین روپے خرچ ہونگے۔یہ کام آئندہ سال بھی جاری رہے گا۔یہ کام روائتی مٹیریل یعنی قصوری چونے سے مکمل کیا جا رہا ہے۔

(ج)اس سال شالیمار باغ کی حصاری دیوار کی درستی حالی کا کام جاری ہے۔اگلے سال بھی یہ کام جاری رہے گا۔باغ کے اندر درستی حالی کے بہت سے کام ہونے والے ہیں۔ان کاموں کو مکمل کرنے کے لئے پرانے مٹیریل اور ماہرین کاریگروں کی حصولیابی کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔اس لئے کاموں کی تکمیل کے لئے8سال کا عرصہ درکار ہوگا۔جس کی تنظیم منظور شدہ منصوبہ میں رکھی گئی ہے۔شالیمار باغ تقریباً40ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے جس کو دیکھنے کے لئے ہزاروں ملکی وغیر ملکی سیاح روزانہ آتے ہیں۔صفائی کے نظام کو بہتر رکھنے کے لئے باغ میں کوڑادان نصب ہیں۔تاہم کم لوگ اس سے استفادہ کرتے ہیں۔باغ میں تعینات ملازمین ہمہ وقت زائرین کی طرف سے پھیلائے گئے کوڑے کو صاف کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں

اور باغ کو حتی الوسع صاف رکھا جاتا ہے۔ملازمین کو اس سلسلے میں مزید چوکس رہنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

(د)شالیمار باغ کے اسٹاف کی تفصیل:۔

مستقل سٹاف

| | | |
|---|---|---|
| -1 | آرکیالوجیکل کنزرویٹر | 1 |
| 2 | سکیورٹی سٹاف | 23 |
| 3 | سپروائزر | 1 |
| 4 | کنزرویشن فورمین | 1 |
| 5 | بکنگ کلرک | 1 |
| 6 | الیکٹریشن | 1 |
| 7 | ٹیوب ویل آپریٹر+آئل مین | 2 |
| 8 | مالی | 14 |
| 9 | بیلدار | 2 |
| 10 | سویپرز | 4 |
| 11 | ماشکی | 2 |
| 12 | خلاصی | 1 |
| | کل | 53 |

عارضی سٹاف:۔ عارضی مالی، بیلدار 56

(تاریخ وصولی جواب 7 جولائی 2008)

لاہور میں سپورٹس کمپلیکس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1480: جناب وسیم قادر: کیا وزیر سپورٹس از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف)لاہور میں عالمی معیار کی سپورٹس کمپلیکس کہاں کہاں واقع ہیں،ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ب) حکومت فٹ بال کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور اس سلسلہ میں فٹ بال کے فروغ کے لئے ہر ضلع میں کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ج)صوبہ پنجاب کے کونسے اضلاع میں تمام سہولیات سے مزین سپورٹس کمپلیکس اور فٹ بال اسٹیڈیم گراؤنڈ موجود ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2008 تاریخ ترسیل 29 ستمبر 2008)

جواب

وزیر سپورٹس

(الف) محکمہ سپورٹس حکومت پنجاب کے زیر انتظام لاہور میں مندرجہ ذیل سپورٹس کمپلیکس ہیں۔

1۔ نیشنل ہاکی سٹیڈیم

2۔ پنجاب فٹ بال سٹیڈیم

ان سٹیڈیم میں انٹر نیشنل سہولیات میسر ہیں۔

(ب) محکمہ کھیل فٹ بال کے فروغ کے لئے کوشاں ہے اور اس سلسلے میں انڈر 15 14 اور 16 میچز منعقد کئے جا رہے ہیں

تاکہ فٹ بال نرسری تیار کی جائے جو سینئر کھلاڑیوں کی جگہ لیں۔حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ لیول پر کھیلوں کے میدانوں کو اپ گریڈ کرنے کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سکول کلسٹر اور ڈویلپمنٹ آف گراؤنڈ شامل کئے ہیں اور ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر میں ایک گراؤنڈ فوری طور پر اپ گریڈ ہو جائیں گے جس سے فٹ بال کے کھیل کو فروغ ملے گا اور کھلاڑیوں کو گراؤنڈ میسر ہو جائیں گے۔محکمہ کھیل کے علاوہ فٹ بال ایسوسی ایشن اور پنجاب اولمپک ایسوسی ایشن بھی فٹ بال کو ترقی دینے کے لئے کوشاں ہیں اور مختلف پروگرام منعقد کر رہے ہیں۔پاکستان فٹ بال فیڈریشن جس کا ہیڈ کوارٹر نشتر پارک سپورٹس کمپلیکس میں واقع ہے ایک جامع منصوبہ کے تحت ویژن ٹو تھاؤزنڈ ٹوئنٹی کو حتمی شکل دی ہے۔جس کے مطابق چودہ سال کے بچوں کا ڈیٹا بیس تیار کیا ہے اور ہر سال ان کے ٹورنامنٹ اور ٹریننگ کیمپ میں ان کی پرفارمینس چیک کی جائے گی۔

(ج)صوبہ پنجاب میں ضلع لاہور کے علاوہ فٹ بال کا کوئی انٹر نیشنل لیول اسٹیڈیم موجود نہ ہے تاہم ہر ضلع میں صوبائی اور نیشنل سطح کے سٹیڈیم موجود ہیں جہاں فٹ بال کے ٹورنامنٹ منعقد کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ پنجاب میں مندرجہ ذیل تمام سہولیات سے مزین سپورٹس کمپلیکس موجود ہیں۔

1۔پنجاب سٹیڈیم (فٹ بال)

2۔اقبال پارک سپورٹس کمپلیکس

3۔واپڈا اسپورٹس کمپلیکس (زیر انتظام واپڈا اسپورٹس بورڈ)

4-ڈرنگ سٹیڈیم بہاول پور

5-لیاقت باغ سپورٹس کمپلیکس راولپنڈی

6-سپورٹس سٹیڈیم بھکر

اس کے علاوہ پنجاب بھر میں تعلیمی اداروں کی گراؤنڈز میں فٹ بال کے میچز ہوتے رہتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 24 نومبر 2008)

لیبر کورٹس کی تعداد اور مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*1640: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں قائم لیبر عدالتوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) گزشتہ چار سال کے دوران ان عدالتوں میں کتنے مقدمات نمٹائے گئے ہیں؟

(ج) اس وقت ان عدالتوں میں کتنے مقدمات زیر التوائیں؟

(د) ضلع لاہور میں گزشتہ سال پٹرول پمپس پر کم پیمائش کے کتنے چالان کئے گئے اور اس میں سے کتنے کیس عدالتوں کے سپرد کئے گئے؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) صوبہ میں قائم عدالتوں کی تعداد 9 (نو) ہیں۔

(ب) اس عرصہ میں ان عدالتوں میں کل 8823 مقدمات نمٹائے گئے۔

(ج) اس وقت ان عدالتوں میں 4318 مقدمات زیر التوائیں۔

(د) ضلع لاہور میں جولائی 2007 تا اکتوبر 2008 کے دوران پٹرول پمپس پر کم پیمائش کے 294 چالان کئے گئے اور تمام چالان متعلقہ عدالتوں میں برائے تادیبی کارروائی داخل کروادیئے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2009)

علی پارک (بارہ دری) بیگم پورہ لاہور کی دیکھ بھال کا مسئلہ

*595: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علی پارک بارہ دری بیگم پورہ لاہور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ علی پارک بارہ دری بیگم پورہ لاہور کی دیکھ بھال پر توجہ نہیں دے رہا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ علی پارک بارہ دری جو کہ تاریخی ورثہ ہے محکمہ کی لاپرواہی وعدم توجہ کی وجہ سے کھنڈرات کی شکل پیش کر رہا ہے؟

(د) محکمہ نے علی پارک بارہ دری کی تزئین وآرائش کیلئے 2002 سے 2007 تک کتنے اخراجات کئے، انکی تفصیل سال وائز فراہم کریں؟

(ہ) کیا متعلقہ انتظامیہ اسکی مستقل بنیادوں پر نگرانی کرنے اور اسکی مرمت کا کام کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی یکم 5 جون 2008 تاریخ ترسیل 10 جولائی 2008)

جواب

وزیر ثقافت

(الف) یہ تاریخی بارہ دری میاں خاں بارہ دری کے نام سے جانی جاتی ہے اور بھوگیوال میں واقع ہے۔یہ تاریخی عمارت حکومت کے قانون "تحفظ آثار قدیمہ" مجریہ 1985 کے تحت محفوظ عمارت ہے۔بارہ دری اس وقت ٹھیک حالت میں ہے تاہم بعض مقامات پر ضروری مرمت درکار ہے۔پارک کا انتظام پی ایچ اے سنبھالتی ہے۔

(ب) نظامت اعلیٰ آثار قدیمہ پنجاب تمام تاریخی عمارات جو کہ "محفوظ عمارات" ہیں ان کی دیکھ بھال کے لئے بھرپور کوشش کر رہا ہے۔تاہم محکمہ کو سالانہ بنیادوں پر اپنی محفوظ عمارات کی دیکھ بھال کے لئے کوئی مستقل فنڈ مہیا نہیں کیا جاتا۔اس کے علاوہ محکمہ کے پاس اتنا عملہ نہ ہے کہ وہ ہر محفوظ عمارت پر تعینات کیا جا سکے۔محکمہ کی اس سلسلے میں تجویز ہے کہ اگر سالانہ بنیادوں پر رقم فراہم کی جائے تو محفوظ شدہ عمارتوں کی فوری نوعیت کے کام بغیر کسی تاخیر کے مکمل ہو سکتے ہیں۔

(ج) بارہ دری اس وقت بہتر حالت میں نہیں ہے مگر کھنڈرات کی شکل پیش نہیں کر رہی، تاہم اس کی حالت مزید بہتر بنانے کے لئے محکمہ اس بارہ دری کی درست حالی کا تخمینہ بنا کر حکومت کو منظوری کے لئے جلد پیش کرنے والا ہے۔

(د) محکمہ نے اس کی تزئین وآرائش کے لئے 2002 سے 2007 تک کوئی اخراجات نہیں کئے۔

(ہ) بارہ دری ایک پرائیویٹ پراپرٹی ہے۔اگر اس کو مستقل بنیادوں پر محکمہ کے حوالے کر دیا جائے تو محکمہ اس تاریخی عمارت کی مستقل بنیادوں پر نگرانی کر سکتا ہے۔صوبہ پنجاب میں اس وقت محکمہ آثار قدیمہ کے تحت 248 تاریخی عمارات ہیں۔اگر محکمہ کو سالانہ بنیاد پر ان عمارات کی ضروری مرمت کے لئے 10 لاکھ روپے دیئے جائیں تو محکمہ اس صوبہ کی مخدوش تاریخی عمارات کی مرمت مستقل بنیاد پر جاری رکھ سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 نومبر 2008)

ضلع ننکانہ صاحب کو سپورٹس فنڈ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1745: جناب شاہ جہاں احمد بھٹی: کیا وزیر سپورٹس از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) یکم جولائی 2005 سے اب تک ضلع ننکانہ صاحب کو کتنا سپورٹس فنڈ مہیا کیا گیا، سال وائز تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں سپورٹس کمپلیکس / جمنازیم کا نقشہ کس نے منظور کیا اور اس پر کتنا خرچہ ہوا، مزید براں اب تک اس منصوبہ کی افادیت بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر سپورٹس

(الف) تفصیل حسب ذیل ہے:-

یکم جولائی 2005 سے اب تک ضلع ننکانہ صاحب کی تفاصیل:-

| سال | سپورٹس فنڈ |
|---|---|
| 2005-06 | 2340000/- |
| 2006-07 | 2340000/- |
| 2007-08 | 1750600/- |
| 2008-09 | 183100/- |

(ب) یہ نقشہ چیف آرکیٹیکٹ کا بنایا ہوا ہے اور حکومت پنجاب کا منظور کردہ ہے۔ یہ سکیم کیپٹل (ایم) میں Rs.52,526 منظور شدہ ہے اور اس میں تمام انڈور گیمز کھیلی جا سکتی ہیں جس سے لڑکے اور لڑکیوں میں کھیلوں کا رجحان بڑھے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 24 نومبر 2008)

ضلع لاہور میں صنعتی کارکنوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2140: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے صنعتی کارکن ہیں اور ان میں سے کتنے کارکنوں کو سوشل سکورٹی کارڈ جاری کئے گئے ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں کتنے فیکٹری کارکنوں کو ہائی جینک کارڈ جاری کئے گئے ہیں نیز سال 2005-06 میں کتنے کارکنوں کو Certifying Surgeon نے چیک کیا؟

(ج) ضلع لاہور میں دوران سال 2005-06 سوشل سکیورٹی نے وصولی کی مد میں کتنی رقم اکٹھی کی تھی اور کتنے صنعتی کارکنوں کے علاج کے لئے کل کتنی خرچ کی تھی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 6 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 4 دسمبر 2008)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں 128370 صنعتی کارکنان ہیں۔ جن میں سے 72737 کارکنان کو سوشل سکیورٹی کارڈ کئے گئے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:-

| نمبر شمار | نام لوکل آفس | تعداد کارکن | تعداد کارکن (جن کو کارڈ جاری کئے گئے) |
|---|---|---|---|
| 1 | لوکل آفس لاہور (گلبرگ) | 65931 | 34313 |
| 2 | لوکل آفس لاہور (سٹی) | 33104 | 19850 |
| 3 | لوکل آفس لاہور (ساؤتھ) | 23688 | 14426 |
| 4 | لوکل آفس شاہدرہ | 5647 | 4148 |
| | ٹوٹل | 128370 | 72737 |

(ب) فیکٹری کارکنان کو ہائی جینک کارڈ جاری کرنا ادارہ سوشل سکیورٹی کی ذمہ داری نہ ہے۔

(ج) ضلع لاہور کی حدود میں دوران سال 2005-06 سوشل سکیورٹی نے وصولی کی مد میں 322017671 روپے اکٹھے کئے گئے۔ جب کہ 560466 صنعتی کارکنان اور ان کے لواحقین کے علاج معالجے پر مبلغ 152590505 روپے خرچ کئے گئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

| نمبر شمار | نام لوکل آفس | 2005-06 میں سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی وصولی | تعداد کارکنان و لواحقین جن کے علاج معالجے پر رقم خرچ کی گئی۔ | کل رقم جو کہ ان مریضوں کے علاج معالجے پر خرچ کی گئی |
|---|---|---|---|---|
| 1- | لوکل آفس لاہور (گلبرگ) | 184592000 | 43579 | 214553462 |
| 2- | لوکل آفس لاہور (سٹی) | 73852000 | 10130 | 3069889 |
| 3 | لوکل آفس لاہور (ساؤتھ) | 53803605 | 10394 | 10623752 |
| 4 | لوکل آفس شاہدرہ | 9770066 | 5647 | 4277425 |
| 5 | سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ | Nil | 81120 (OPD) | 9991837 |
| 6 | سوسل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور | Nil | 325809 (OPD) | 102869548 |
| 7 | سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت لاہور | Nil | 83787 (OPD) | 7204592 |
| | ٹوٹل | 322017671 | 560466 | 152590505 |

(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2009)

دائی انگہ بیگم پورہ لاہور کے مقبرہ کی زمین پر بااثر لوگوں کا قبضہ و دیگر تفصیلات

*596: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دائی انگہ بیگم پورہ لاہور کا مقبرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) مقبرہ دائی آنگہ بیگم پورہ کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ج) مذکورہ مقبرہ کے رقبہ پر اس وقت کتنے لوگ قابض ہیں، انکے نام و پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ان لوگوں نے کس اتھارٹی کی اجازت سے مقبرہ کی زمین پر قبضہ کیا۔ اس اتھارٹی کا نام و عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیامتعلقہ انتظامیہ ان قابضین کے خلاف کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے اور مقبرہ کی تزئین وآرائش اورمرمت کروانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اسکی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 7 جون 2008 تاریخ ترسیل 10 جولائی 2008)

جواب

وزیر ثقافت

(الف، ب، ج، د، ہ) مغلیہ دور کے تاریخی اہمیت کے حامل مقبرہ دائی انگہ بیگم پورہ لاہور مرکزی محکمہ آثار قدیمہ کے قانون "تحفظ نوادرات" مجریہ 1975 کے تحت محفوظ عمارت ہے اور مرکزی محکمہ آثار قدیمہ کے زیر انتظام ہے۔نظامت اعلیٰ آثار قدیمہ حکومت پنجاب محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے کی اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہے کہ محکمہ آثار قدیمہ حکومت پاکستان اس تاریخی اہمیت کے حامل مقبرہ دائی انگہ کی دیکھ بھال / مرمت کے لئے خصوصی انتظامات کرے اور غیر قانونی قابضین سے اسے آزاد کروائے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم اگست 2008)

نیشنل ہاکی اسٹیڈیم میں آسٹروٹرف کی تفصیلات

*1756: محترمہ انجم صفدر: کیاوزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور میں آسٹروٹرف کب بچھایا گیا، اس پر کتنی لاگت آئی اور کس فرم نے یہ بچھایا؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ مذکورہ آسٹروٹرف خراب ہوگیا ہے، اگر ہاں تو خراب ہونے کی وجہ بیان کی جائے نیز آسٹروٹرف بچھانے والی فرم کے خلاف کوئی ایکشن لینے اور اس کے دوبارہ مرمت کرنے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 13 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 31 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر سپورٹس

(الف)نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور 2004 میں پاکستان ہاکی فیڈریشن کے زیر نگرانی پایہ تکمیل کو پہنچا۔اس میں آسٹروٹرف تب ہی بچھایا گیا تھااور اس کی لاگت ہاکی فیڈریشن نے ہی برداشت کی اور یہ سچل ٹریڈرز نے بچھائی تھی۔

(ب)مذکورہ آسٹروٹرف خراب ہو گیا تھااور ٹرف کے سب بیس میں خرابی پیدا ہوئی تھی اور یہ وقت کے ساتھ اور استعمال کی وجہ سے ٹرف کا اکھڑنا تھا۔اب یہ ٹرف ٹھیک کروادی گئی ہے اور اس پر مختلف میچز کا انعقاد کروایا جارہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 نومبر 2008)

صوبہ میں رجسٹرڈ وغیر رجسٹرڈ بھٹوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2142:میاں شفیع محمد:کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ میں اینٹوں کے بھٹوں کی کل تعداد کیا ہے،ان میں سے کتنے بھٹے رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں،مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب)غیر رجسٹرڈ بھٹوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے،تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 6 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 4 دسمبر 2008)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف)ضلعی دفاتر پنجاب سے حاصل شدہ معلومات کے مطابق اس وقت صوبہ میں کل بھٹوں کی تعداد 3845 ہے جن میں سے 3611 بھٹے رجسٹرڈ ہیں۔

(ب)محکمہ محنت پنجاب غیر رجسٹرڈ شدہ 234 بھٹہ جات کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں کوشاں ہے اور اس ضمن میں ضابطہ کی کارروائی بھی جاری ہے۔اس سلسلہ میں مزید پیش رفت جلد متوقع ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2009)

لاہور سپورٹس بورڈ کا قیام و دیگر تفصیلات

*1954:محترمہ نگہت ناصر شیخ:کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)لاہور سپورٹس بورڈ کا وجود کب عمل میں آیا؟

(ب)لاہور سپورٹس بورڈ نے سال 2007-08 میں کھلاڑیوں پر کتنا روپیہ خرچ کیا؟

(ج)لاہور سپورٹس بورڈ کو سال 2007-08 میں کتنا فنڈز دیا گیا؟

(د)لاہور سپورٹس بورڈ نے سال 2007-08 میں کھلاڑیوں کی فلاح کے لئے کیا اقدامات اٹھائے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ہ) پنجاب میں لاہور سپورٹس بورڈ کے کتنے مراکز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(تاریخ وصولی 9 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 17 نومبر 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

اولڈ ایج بینیفٹ فنڈ سے مزدور کی بیوہ یا بچوں کی مالی امداد کی تفصیلات

*2180: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اولڈ ایج بنیفٹ فنڈ یا دیگر کسی فنڈ سے کسی رجسٹرڈ صنعتی ادارہ کے مزدور کی بیوہ اور بچوں کی مالی امداد کی جاتی ہے، اگر ہاں تو اس کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیا اولڈ ایج بینفٹ فنڈ یا دیگر کسی فنڈ سے کسی مزدور کی وفات کے بعد اس کے بچوں کو تعلیم جاری رکھنے کے لئے کوئی وظائف یا مالی امداد دی جاتی ہے اگر ہاں تو کیا؟

(تاریخ وصولی 14 نومبر 2008 تاریخ ترسیل یکم فروری 2009)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) پنجاب ایمپلائیز سوشل سکیورٹی کے قوانین کے مطابق تحفظ یافتہ کارکنان کی فوتیدگی کی صورت میں اس کی بیوہ اور بچے درج ذیل مالی فوائد کے حقدار ہیں۔

| قسم معاوضہ | شرح معاوضہ | مدت | شرائط معاوضہ |
|---|---|---|---|
| کارکن کے کے انتقال پر | کم از کم 1500 روپے | یکمشت | متوفی کارکن کے پسماندگان جس نے تجہیز و تکفین کے اخراجات برداشت کئے ہوں اس کو یہ رقم ادا کی جاتی ہے۔ |
| لواحقین کے انتقال پر | 5000 روپے | یکمشت | کارکن کے بیوی، بچوں میں سے کسی کے بھی فوت ہونے پر یہ امداد دی جاتی ہے۔ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| پنشن برائے بیوہ/رنڈوا | معذوری کی کل پنشن کا 3/5 حصہ | نکاح ثانی یا بیوہ/رنڈوا کی وفات | اس پنشن کی ادائیگی اس صورت میں کی جاتی ہے اگر صنعتی کارکن کی موت دوران کار حادثہ کی صورت میں واقع ہو |
| پنشن برائے بچگان | معذوری کی کل پنشن کا 1/5 حصہ فی بچہ (بشرطیکہ یہ رقم بیوہ کے حصہ کی کل پنشن سے زائد نہ ہو) | لڑکا 21 سال کی عمر تک لڑکی شادی تک | دو سے زائد بچے ہونے کی صورت میں پنشن کی رقم اسی تناسب سے تقسیم کر دی جائے گی۔ |

مزید براں ورکرز ویلفیئر فنڈ دوران سروس وفات پانے والے صنعتی مزدور کی بیوہ یا قانونی ورثا کو مبلغ تین لاکھ روپے مالی امداد ڈیتھ گرانٹ کی صورت میں ادا کرتا ہے۔

(ب) ورکرز ویلفیئر فنڈ کے تحت چلنے والے سکولوں میں داخل شدہ کسی طالب علم کے والد کی دوران سروس وفات کی صورت میں اس تعلیمی ادارے کے لیول تک تعلیم جاری رکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔

مزید براں اعلیٰ تعلیم کے وظائف کے لئے بھی ایسی صورت میں طالب علم کو متعلقہ ڈگری مکمل ہونے تک وظائف ادا کئے جاتے ہیں۔

نوٹ:

اولڈ ایج بینیفٹ وفاقی حکومت سے ہے اور وفاقی حکومت ہی اس کا انتظام چلاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2009)

صوبہ میں سپورٹس اسٹیڈیم کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2418: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں حکومت کے زیر انتظام کل کتنے سپورٹس سٹیڈیم موجود ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے کہ سٹیڈیم کہاں کہاں موجود ہیں اور ان میں کون کون سے کھیل کے لئے سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت سپورٹس کو Promote کرنے کے لئے مزید سٹیڈیم تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ارادہ رکھتی ہے تو اگلے مالی سال میں کس کس جگہ سپورٹس سٹیڈیم تیار کئے جا رہے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 5 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 21 جنوری 2009)

جواب

وزیر سپورٹس

| | |
|---|---|
| (الف) 1- نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور | ہاکی |
| 2- پنجاب سٹیڈیم لاہور | فٹبال، اتھلیٹکس |
| 3- اقبال پارک سپورٹس کمپلیکس | جمنیزیم، ہاکی، فٹ بال، کرکٹ، ریسلنگ |
| 4- ڈرنگ سٹیڈیم بہاول پور | ہاکی، فٹبال، کرکٹ، سکوائش، ریسلنگ، والی بال |

علاوہ ازیں ہر ضلعی حکومت کے زیر انتظام مختلف سٹیڈیم موجود ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) امسال مختلف اضلاع میں 48 منی سٹیڈیم زیر تعمیر ہیں مزید آئندہ مالی سال میں 24 منی سٹیڈیم تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اپریل 2009)

خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے فلیٹس کی تفصیلات

*2210: جناب اعجاز احمد خاں: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے فلیٹس کن شرائط کی بنیاد پر الاٹ کئے گئے تھے اور کیا ان شرائط کے پورے کئے جانے پر الاٹیوں کو مالکان حقوق دیئے گئے ہیں، اگر تا حال نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بنیادی الاٹیوں میں سے کچھ افراد کی الاٹمنٹ بغیر کسی قانونی جواز کے منسوخ کی جارہی ہے تاکہ من پسند لوگوں کو نوازا جاسکے، اگر ایسی کوئی منسوخی الاٹمنٹ آج تک وقوع پزیر ہوئی ہے تو اسکی وجوہات بیان کی جائیں نیز محکمہ غیر قانونی منسوخی بحال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2008)

جواب موصول نہیں ہوا

ضلع گجرات میں 2006 تا 2008 کے دوران ٹورنامنٹس کے انعقاد کی تفصیلات

*3087: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سپورٹس از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں 2006 تا 2008 کونسے اور کن کن کھیلوں کے ٹورنامنٹ کروائے گئے، آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان ٹورنامنٹس پر کتنے اخراجات آئے اور یہ کن ذرائع سے پورے کئے گئے؟

(ج) 2006 تا 2008 حکومت نے ضلع گجرات کیلئے کتنا بجٹ مختص کیا تھا اور ان میں کتنا بجٹ ملازمین کی تنخواہوں و دیگر مدوں میں خرچ ہوا، علیٰحدہ علیٰحدہ مدوائز تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 24 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 7 مئی 2009)

جواب موصول نہیں ہوا

قصور۔سوشل سکیورٹی ہسپتال کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2494: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں کل کتنے سوشل سکیورٹی ہسپتال ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع قصور میں سوشل سکیورٹی کا ہسپتال کتنے رقبے پر پھیلا ہوا ہے نیز کتنے رقبے پر عمارت تعمیر ہے اور کتنا رقبہ خالی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) متذکرہ ہسپتال میں سال 2007 کے دوران کتنے مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئیں؟

(د) متذکرہ ہسپتال میں سال 2007 کے دوران کتنے مریضوں کا علاج معالجہ کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 3 مارچ 2009)

جواب

وزیر محنت و انسانی وسائل

(الف) ضلع قصور میں ادارہ سماجی تحفظ کے زیر انتظام کوئی ہسپتال نہ ہے۔تاہم ضلع ہذا میں پنجاب سوشل سکیورٹی ہیلتھ مینجمنٹ کمپنی (PSSHMC) کا 150 بستروں پر مشتمل ہسپتال 8 کلومیٹر مانگا رائیونڈ روڈ پر واقع ہے جو سکیورڈ ورکرز اور ان کے لواحقین کو علاج معالجہ کی مفت فراہمی کے لئے مورخہ یکم جولائی 2007 سے کام کر رہا ہے۔

(ب) ضلع قصور میں واقع پنجاب سوشل سکیورٹی ہسپتال ہیلتھ مینجمنٹ کمپنی کے ہسپتال کا کل رقبہ 22 کنال اور 17 مرلہ ہے اور تعمیر شدہ رقبہ، 109350 مربع فٹ ہے۔خالی رقبہ نہیں ہے، تاہم کچھ صحن اور پارکنگ کی جگہ ہے جو کہ ہسپتال کی تعمیرات کے قانون کے عین مطابق ہے۔

(ج) ضلع قصور میں واقع سوشل سکیورٹی ہسپتال میں یکم جولائی 2007 کے دوران کل 42927 مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئیں۔

(د) ضلع قصور میں واقع پنجاب سوشل سکیورٹی ہسپتال میں یکم جولائی 2007 سے 31 دسمبر 2007 تک علاج معالجہ کی غرض سے آنے والے مریضوں کی تعداد 42927 ہے جو کہ متذکرہ ہسپتال میں بلا معاوضہ علاج معالجہ کی سہولیات سے مستفید ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جون 2009)

ضلع بہاولنگر، کھیلوں کے فروغ کے لئے بجٹ ودیگر تفصیلات

*3116: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر سپورٹس از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلعی سپورٹس آفیسر بہاولنگر کو کھیلوں کے فروغ کیلئے 09۔2008 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ب) اس بجٹ میں کتنا ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوا اور کتنا کھیلوں کے فروغ پر آگاہ کریں؟

(ج) 09۔2008 میں ضلعی سپورٹس آفیسر بہاولنگر نے ہاکی، فٹ بال کے کتنے کھلاڑیوں کو تربیت دی اور ان کھلاڑیوں نے کون کونسے اور کتنے ٹورنامنٹس میں حصہ لیا؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 28 اپریل 2009)

جواب موصول نہیں ہوا

چائلڈ لیبر کی سزا اور رجسٹرڈ کیسوں کی تفصیلات

*3030: سید زعیم حسین قادری: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں بچوں سے مزدوری کروانے پر قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بچوں سے جبری مزدوری کروانے والے کو قانون کے مطابق سزا دی جاتی ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پچھلے پانچ سالوں میں لاہور میں کتنے کیس رجسٹرڈ ہوئے، مزید حکومت چائلڈ لیبر کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 12 مئی 2009)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) بچوں کی ملازمت کو بچوں کی ملازمت کے قانون مجریہ 1991 کے تحت باقاعدہ بنایا گیا ہے۔البتہ کچھ پیداواری عمل اور پیشوں کی تصریح مذکورہ قانون کی دفعہ 3 کے ساتھ ملحق جدول میں کی گئی ہے۔ جن میں بچوں سے مزدوری کروانے پر مکمل پابندی ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔

(ب) جبری مشقت کے خاتمے کے قانون مجریہ 1992 کے تحت بالغ افراد اور بچوں دونوں سے جبری مزدوری کروانا مذکورہ قانون کی دفعہ 11 کے تحت جرم ہے۔ جس کی سزا کم از کم دو سال قید، زیادہ سے زیادہ پانچ سال قید اور جرمانہ -/50000 روپے یا دونوں سزائیں ہیں۔

(ج) ضلعی دفتر لاہور سے حاصل کی گئی معلومات کے مطابق گزشتہ پانچ سالوں میں کیئے گئے چالان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

| سیریل نمبر | سال | تعداد چالان |
|---|---|---|
| 1 | 2004 | NIL |
| 2 | 2005 | NIL |
| 3 | 2006 | 156 |
| 4 | 2007 | 304 |
| 5 | 2008 | 75 |

حکومت پنجاب نے چائلڈ لیبر کی روک تھام کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1-چائلڈ لیبر ریسورس سینٹر کا قیام کیا گیا ہے جس میں تربیت، معلومات اور دیگر سہولیات کے علاوہ عوام کی آگاہی جیسے اقدامات شامل ہیں۔ جس میں تربیت کے لئے نہایت ضروری قسم کے لوازمات پہنچائے گئے ہیں تاکہ افسر معائنہ جات سرکاری وغیر سرکاری اداروں کی تربیت کی جاسکے۔

2-چائلڈ لیبر کی معلومات پہنچانے کے لئے ویب سائیٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو کہ یہ ہے

3- حکومت پاکستان نے دس کروڑ روپے سے فنڈ قائم کیا ہے جس کا مقصد جبری مشقت سے آزاد مزدوروں کی آبادکاری اور بچوں کی تعلیم ہے۔

4- ILO کے تعاون سے ایک پروگرام تشکیل دیا گیا ہے۔ جس میں بدترین شعبوں میں چائلڈ لیبر کو 3 سے 5 سال تک خاتمہ کو یقینی بنایا گیا ہے اور یہ ہدف بہتر تعلیم، خاندانوں کی امداد، فنی مہارت اور بہتر حالات کار کے ذریعے ہوگا۔

5-فٹ بال کی صنعت سے بچوں کی مشقت کے مکمل خاتمے کے لئے حکومت نے ILOاور دوسری بین الاقوامی ایجنسیوں کے ساتھ مل کر ایک پروگرام سیالکوٹ میں شروع کیا ہے۔جس کے تحت 10572 مزدور بچوں کو کام کے ساتھ ساتھ تعلیم دینے کا غیر روائتی طریقہ اپنایا گیا ہے اور ان میں سے 5838 بچوں کو مزید تعلیم کے لئے عام سکولوں میں داخل کروایا گیا ہے۔

6- پاکستان میں بچوں کی مشقت کی بدترین اقسام کے خاتمے کا محدود مدتی پروگرام شروع کیا گیا ہے۔جس کے تحت آلات جراحی کی صنعت میں IPEC –ILO کے تعاون سے سیالکوٹ میں ایک بڑے منصوبے کا آغاز کیا گیا ہے تاکہ اس صنعت میں بچوں کی مشقت کا سدباب ہو سکے۔جس کے تحت 1500 بچوں کو کام کے ساتھ ساتھ غیر روائتی سکولوں میں تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے۔موجودہ اہداف درج ذیل ہیں۔

(1) سرجیکل انڈسٹری سیالکوٹ

(2) چمڑہ سازی قصور

(3) کاغذ اٹھانے والے راولپنڈی

(4) کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے والے مزدور چکوال

(تاریخ وصولی جواب 30 جون 2009)

پنجاب میں 2005 تا 2009، ٹورنامنٹس کا انعقاد و دیگر تفصیلات

*3246: چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر سپورٹس از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) پنجاب کے محکمہ سپورٹس نے کون کون سے ٹورنامنٹس یکم جنوری 2005 سے 30-اپریل 2009 تک منعقد کرائے ہیں ان میں کتنے اور کون کون سے کھلاڑیوں نے حصہ لیا ان کو کیا انعامات دیئے گئے؟

(ب) پنجاب نے کون کون سی کھیلوں کی ٹیموں کو بیرون ملک یکم جنوری 2005 سے 30-اپریل 2009 تک بھیجا، وہاں ان کھیلوں کی کارکردگی کیا رہی اور اس پر کتنا خرچ آیا؟

(تاریخ وصولی 16 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 23 مئی 2009)

جواب موصول نہیں ہوا

ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر پنجاب کی سالانہ گرانٹ و دیگر تفصیلات

*3103: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف)ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر پنجاب مسلم ٹاؤن لاہور کے دفاتر کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران سال وائز کتنی گرانٹ سالانہ دی گئی ہے؟

(ب)اس دفتر میں گریڈ 17 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ج) گریڈ 17 اور اوپر کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت مع ڈومیسائل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 27 مارچ 2008 تاریخ ترسیل 5 اپریل 2009)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف)ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر پنجاب مسلم ٹاؤن لاہور کے دفاتر کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کوئی مخصوص گرانٹ نہ ملی ہے تاہم اس پیریڈ کے دوران بجٹ کی مد میں مندرجہ ذیل رقوم ملی ہیں۔

| نمبر شمار | سال | ہیڈ کوارٹر آفس لاہور | کنٹرولر اوزان و پیمائش پنجاب لاہور | انڈسٹریل ریلیشن انسٹی ٹیوٹ لاہور | ڈائریکٹر سنٹر فار دی ایمپر وومنٹ آف ورکنگ کنڈیشنز اینڈ انوائرنمنٹ لاہور | ڈپٹی ڈائریکٹر ورکرز ایجوکیشن سنٹر فیصل آباد | ٹوٹل |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | 08-2007 | 211050000 | 2248000 | 3332000 | 4481000 | 1180000 | 32346000 |
| 2 | 09-2008 | 22080000 | 2685000 | 3551000 | 5028000 | 1630000 | 34974000 |

(ب)اس وقت میں گریڈ 17 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

| نمبر شمار | نام اسامی | گریڈ | تعداد آسامی | خالی اسامیاں |
|---|---|---|---|---|
| 1 | اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر | 17 | 3 | - |
| 2 | سینئر سٹیٹکل آفیسر | 17 | 1 | - |
| -3 | سینئر ریسرچ آفیسر | 17 | 1 | - |
| -4 | ٹیکنیکل انسپکٹر آف فیکٹریز | 17 | 2 | ان کی بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور میں انٹرویو مکمل ہو چکے ہیں نامزدگی ہونا باقی ہے |
| -5 | ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر | 18 | 3 | -ایضاً- |
| -6 | سینئر لاآفیسر | 18 | 1 | - |
| -7 | جوائنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر پنجاب | 19 | 1 | - |
| -8 | کنٹرولر اوزان وپیمائش پنجاب | 19 | 1 | - |
| -9 | ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر پنجاب | 20/19 | 1 | - |

(ج) گریڈ 17 اور اوپر کام کرنے والے ملازمین کے متعلق تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

| نمبر شمار | نام | عہدہ | گریڈ | تعلیمی قابلیت | ڈومیسائل |
|---|---|---|---|---|---|
| -1 | عاصم ظہیر | اسسٹنٹ ڈائریکٹر ویلفیئر (معائنہ) | 17 | ایم اے | ملتان |
| -2 | شان احمد | اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر (مصالحت و رجسٹریشن) | 17 | بی اے، ایل ایل بی | شیخوپورہ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| -3 | طاہر اقبال | اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر (انتظامیہ) | 17 | بی اے | جھنگ |
| -4 | حافظ غلام رسول | سینئر ریسرچ آفیسر | 17 | ایم اے، ایل ایل بی | فیصل آباد |
| -5 | نوید اقبال اعوان | سینئر سٹیٹکل آفیسر | 17 | ایم ایس سی | مظفر گڑھ |
| -6 | غلام عباس چیمہ | ڈپٹی ڈائریکٹر (انتظامیہ) | 18 | بی اے، ایل ایل بی | گوجرانوالہ |
| -7 | اختر علی طاہر | ڈپٹی ڈائریکٹر (معائنہ) | 18 | ایم اے، ایل ایل بی / ڈی ایل ایل | بہاولنگر |
| -8 | ارشد محمود تارڑ | ڈپٹی کنٹرولر (اوزان وپیمائش) | 18 | بی اے، ایل ایل بی | منڈی بہاؤالدین |
| -9 | محمد رفیق وٹو | سینئر لاآفیسر | 18 | بی اے، ایل ایل بی | بہاول پور |
| -10 | محمد اسلم جاوید | کنٹرولر اوزان و پیمائش | 19 | ایم اے، ڈی ایل ایل | فیصل آباد |
| -11 | سید سخاوت علی شاہ | جوائنٹ ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹرز | 19 | بی اے، ایل ایل بی | لاہور |
| -12 | الطاف ایزد خان | ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر پنجاب | 20 | ایم اے (پبلک ایڈمنسٹریشن) | لاہور |

(تاریخ وصولی جواب 9 جون 2009)

## لاہور۔ٹاؤن سپورٹس کمیٹیوں کی تشکیل وکارکردگی کی تفصیلات

*3447: میاں نصیر احمد: کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں ٹاؤن کی سطح پر سپورٹس کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں اگر ہاں تو ہر ٹاؤن کی سپورٹس کمیٹی کی تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور کی ٹاؤن سپورٹس کمیٹیاں اپنے اجلاس بلاتی ہیں اگر ہاں تو پچھلے دو سال کے اجلاسوں کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپورٹس کی مد میں خرچ ہونے والے فنڈز ٹاؤن سپورٹس کمیٹیوں کی مشاورت سے خرچ کئے جاتے ہیں اگر ہاں تو اس حوالے سے بھی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 14 مئی 2009 تاریخ ترسیل 18 جون 2009)

<u>جواب موصول نہیں ہوا</u>

<u>لیبر ویلفیئر بورڈ پنجاب کے قیام کے اغراض و مقاصد و دیگر تفصیلات</u>

*3104: جناب <u>محمد نوید انجم</u>: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لیبر ویلفیئر بورڈ پنجاب کے قیام کے اغرائض و مقاصد بتائیں؟

(ب) یہ بورڈ صنعتی کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لئے کیا کام سرانجام دیتا ہے؟

(ج) سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران اس بورڈ نے صنعتی کارکنوں کی فیملیز کو بطور مالی امداد کتنی گرانٹ دی ہے؟

(د) ان سالوں کے دوران اس بورڈ کے اخراجات سال وائز بتائیں؟

(تاریخ وصولی 27 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 5 اپریل 2009)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ورکرز ویلفیئر بورڈ پنجاب کا قیام ورکرز ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1971 کے سیکشن 11 (اے) کے تحت عمل میں آیا۔ مذکورہ آرڈیننس کی روشنی میں ورکرز ویلفیئر بورڈ قیام کے بنیادی مقاصد میں صنعتی کارکنان کے لئے رہائشی سکیمیں، ورکرز ویلفیئر سکولز اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے دیگر فلاحی سکیمیں بنانا شامل ہے۔ مثلاً جہیز گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ، تعلیمی وظائف وغیرہ وغیرہ۔

(ب) ورکرز ویلفیئر بورڈ، پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ، اسلام آباد سے حاصل ہونے والے بجٹ سے صنعتی کارکنان کی بھلائی کے درج ذیل منصوبے چلا رہا ہے۔

الف۔ مفت تعلیم

ورکرز ویلفیئر سکولوں کے قیام سے صوبہ بھر کے صنعتی کارکنان کے بچوں کو مکمل مفت تعلیم فراہم کی جارہی ہے۔

ب۔ تعلیمی وظائف

صوبہ بھر کے صنعتی کارکنان اوران کے بچوں کو پوسٹ میٹرک اور Higher Education حاصل کرنے کے لئے گراں قدر تعلیمی وظائف فراہم کرتا ہے۔

ج۔شادی گرانٹ

صوبہ بھر کے صنعتی کارکنان کی بیٹیوں کو ستر ہزار روپے فی کس کے حساب سے شادی / جہیز گرانٹ دی جاتی ہے۔

د۔ڈیتھ گرانٹ

صوبے کے دوران ملازمت فوت ہو جانے والے صنعتی کارکنان کے لواحقین کو تین لاکھ روپے بطور ڈیتھ گرانٹ ادا کی جاتی ہے۔

ڈ۔رہائشی سہولیات

صوبے بھر کے صنعتی کارکنان کے لئے رہائشی مکانات، فلیٹس وپلاٹس تعمیر کرکے ان کو رہائشی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

مندرجہ بالا معلومات سے اخذ ہوتا ہے کہ بورڈ ہذا کا بنیادی مقصد صوبے کے رجسٹر شدہ صنعتی اداروں کے رجسٹر شدہ کارکنان کو زندگی کی تمام بنیادی سہولیات فراہم کرکے ان کا معیار زندگی بلند کرنا ہے۔

(ج) سال 08-2007 اور سال 09-2008 کے دوران اس بورڈ نے صنعتی کارکنان کے خاندان کو جو مالی امداد دی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سالوں کے دوران اس بورڈ کے اخراجات سال وائز درج ذیل ہیں:۔

مالی سال 07-2006

| سیریل نمبر | ہیڈ آف اکاؤنٹ | اخراجات (ملین) |
|---|---|---|
| اے | ایڈ من | 31.356 |
| بی | دوسرے فلاح و بہبود کے پیمانے | |
| | وظیفہ | 159.987 |
| | شاد گرانٹ | |
| | فوتگی گرانٹ | 202.545 |
| | ٹوٹل (بی) | 362.532 |

| | | |
|---|---|---|
| سی | ترقیاتی کام | 495.370 |
| ڈی | تعلیم | |
| | اسٹیبلشمنٹ اخراجات | 192.000 |
| | سہولیات اخراجات | 74.00 |
| | ٹوٹل (ڈی) | 266.000 |
| | کل میزان | 1155.258 |

مالی سال 2008-09

| سیریل نمبر | ہیڈ آف اکاؤنٹ | اخراجات (ملین) 31-03-2009 |
|---|---|---|
| اے | ایڈمن | 37.444 |
| بی | دوسرے فلاح و بہبود کے پیمانے | |
| | وظیفہ | 163.437 |
| | شادی گرانٹ | 378.951 |
| | فوتگی گرانٹ | 185.350 |
| | ٹوٹل (بی) | 727.738 |
| سی | ترقیاتی کام | 178.458 |
| ڈی | تعلیم | |
| | اسٹیبلشمنٹ اخراجات | 218.975 |
| | سہولیات اخراجات | 34.919 |
| | ٹوٹل (ڈی) | 253.894 |
| | کل میزان | 1197.534 |

(تاریخ وصولی جواب 9 جون 2009)

لاہور- ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی، فنڈز اور کارکردگی کی تفصیل

*3448: میاں نصیر احمد: کیا وزیر سپورٹس ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیاں بنائی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور کے لئے بھی ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اگر ہاں تو لاہور کی سپورٹس کمیٹی کے ممبران کی فہرست اور نوٹیفکیشن ایوان میں پیش کیا جائے؟

(ج) لاہور ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی نے جنوری 2007 سے اب تک کھیلوں کی ترقی و ترویج کے لئے کل کتنے اجلاس کئے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کو کھیلوں کے فروغ کے لئے فنڈز استعمال کرنے کی اجازت ہے نیز کیا فنڈز صرف حکومت پنجاب کی طرف سے فراہم کئے جاتے ہیں یا اور ذرائع بھی موجود ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کھیلوں سے متعلقہ آرگنائزیشن کو رجسٹرڈ کرتی ہے اور انہیں فنڈز بھی فراہم کرتی ہے۔ اگر ہاں تو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کا لاہور ڈسٹرکٹ سپورٹس کے لئے کل کتنا بجٹ منظور کیا گیا تھا اور کس کس کھیل کے لئے کتنا کتنا فنڈز استعمال کیا گیا اور کس کس آرگنائزیشن کو فنڈز فراہم کئے گئے، مکمل تفصیل سے رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

(تاریخ وصولی 15 مئی 2009 تاریخ ترسیل 18 جون 2009)

<u>جواب موصول نہیں ہوا</u>

<u>فیکٹریوں / کارخانوں میں کام کرنے والے بچوں کی فلاح و بہبود کی تفصیلات</u>

*3288: <u>محترمہ عارفہ خالد پرویز:</u> کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیکٹریوں، ملز اور کارخانوں میں وہ بچے جو چائلڈ لیبر کے زمرے میں آتے ہیں محکمہ ان فیکٹریوں، ملز اور کارخانوں کے مالکان کے خلاف تو کارروائی کرتا ہے لیکن ان بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ نہیں کیا جاتا؟

(ب) کیا حکومت مالی مشکلات سے تنگ آکر کام کرنے والے ان معصوم بچوں کے لئے کوئی ایسا منصوبہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ ان کی کم از کم اتنی مالی معاونت ہو جائے کہ مجبور اور مفلوک الحال بچوں کا گزر بسر احسن طریقے سے ہو سکے اور وہ اپنی تعلیم پر توجہ دے سکیں؟

(تاریخ وصولی 20 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر محنت وافرادی قوت

(الف) محکمہ محنت اور دیگر ادارے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے ہمہ جہتی کوششیں کر رہے ہیں جن میں کام کرنے والے بچوں کی بہبود اور بحالی کے اقدامات شامل ہیں چند ایک اہم اقدامات یہ ہیں:-

1-حکومت پنجاب کے زیر اہتمام لاہور اور قصور میں بھٹوں پر 300 سکول کھولے جا رہے ہیں جن میں بھٹوں پر موجود 1100 کے قریب بچوں کو تعلیم دی جائے گی۔

2-پنجاب میں ILO کی مدد میں سے 10 اضلاع میں قالین بانی سے متعلقہ 26000 سے زائد بچوں کو تعلیم سے آراستہ کیا جا چکا ہے۔

3-فٹ بال سازی سے متعلقہ 7000 بچوں کو تعلیم اور ہنر سے آراستہ کیا جا چکا ہے اور اس شعبے سے چائلڈ لیبر کا خاتمہ کیا جا چکا ہے۔

(ب) 1-پاکستان بیت المال نے پنجاب بھر میں چائلڈ لیبر کے لیے ایسے سکول کھولے ہیں جہاں بچوں کو وظیفہ دیا جاتا ہے۔

2-محکمہ محنت اور خواندگی ڈیپارٹمنٹ نے بھٹوں کے لیے سکیم شروع کی ہے جس کے ذریعے والدین کو قرض حسنہ دیئے جا رہے ہیں تاکہ وہ بچوں کو کام کے بجائے پڑھائیں۔

3-پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن غریب آبادیوں میں پرائیویٹ سکولوں کو بچوں کی فیس اور اخراجات ادا کرتی ہے تاکہ چائلڈ لیبر کا خاتمہ ہو سکے۔

(تاریخ وصولی جواب 21-اگست 2009)

صوبہ کے تمام بھٹہ مزدوروں کو صنعتی کارکن کا درجہ دینے کی تفصیلات

*3570: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت صوبہ کے تمام بھٹہ مزدوروں کو صنعتی کارکنوں کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو بھٹہ مزدوروں کی رجسٹریشن بطور صنعتی کارکن کرنے کا کام کب شروع کیا جائے گا؟

(ج) کیا حکومت صوبہ کے تمام بھٹہ مزدوروں کو رجسٹر کر کے لیبر لاز (Labour Laws) کے دائرے میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ان کو قانونی طور پر علاج معالجہ، شادی کے لئے امداد اور ہونہار بچوں کو وظیفہ کی سہولت مل سکے، اگر ہاں تو مکمل تفصیل اور پالیسی ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2009 تاریخ ترسیل 3 جولائی 2009)

جواب موصول نہیں ہوا

پی پی 32 سرگودھا، لیبر ویلفیئر بوائز اینڈ گرلز سکولز کا قیام و دیگر تفصیلات

*3589: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 32 سرگودھا میں لیبر ویلفیئر بوائز اینڈ گرلز سکول بمقام بھاگٹانوالہ منظور کئے گئے ہیں؟

(ب) اگر ان سکولوں میں درجہ چہارم کی اسامیاں منظور کی گئی ہیں تو ان کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے کب اشتہار دیا گیا اور ہر اسامی کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئی ہیں؟

(د) امیدواروں کی میرٹ لسٹ کس بنیاد پر تیار کی گئی؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ تمام تقرریاں میرٹ کی واضح خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئی ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 مئی 2009 تاریخ ترسیل 13 جولائی 2009)

جواب موصول نہیں ہوا

لاہور شہر میں پٹرول پمپس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3636: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں پٹرول پمپس کی تعداد کتنی ہے اور 2008 میں کم پیمانہ رکھنے والے کتنے پٹرول پمپوں کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پٹرول پمپوں کی انسپیکشن کے لئے تکنیکی اور تربیت یافتہ عملہ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں پٹرول پمپوں کو چیک کرنے کا نظام سخت نہ ہونے کی وجہ سے شہریوں کو پٹرول پمپس مالکان پٹرول کے پیمانہ کو کم رکھ کے لاکھوں کروڑوں روپے کما رہے ہیں؟

(د) کیا موجودہ حکومت مذکورہ ظلم سے شہریوں کو بچانے کے لئے سخت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو ان اقدامات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 3 جون 2009 تاریخ ترسیل 13 جولائی 2009)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) لاہور میں پٹرول پمپوں کی کل تعداد 267 ہے اور کم پیمانہ والوں کے خلاف 286 چالان کئے گئے اور جن کا جرمانہ مبلغ 194500 روپے ہوا ہے۔

(ب) پٹرول پمپوں کی انسپکشن اور تجدید کی ذمہ داری اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کو تفویض ہے جو کہ محکمہ کے تجربہ کار سینئر افسران ہیں اور محکمہ بھی ان کی تکنیکی اور فنی تربیت کے لئے کورسز کرواتا رہتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ لاہور شہر میں پٹرول پمپوں کی چیکنگ کا نظام سخت نہ ہے۔پٹرول پمپوں کی انسپکشن اور سپرا انسپکشن کا نظام واقع اور مؤثر ہے۔ ضلعی حکومت بھی اس سلسلے میں مؤثر اقدامات کرتی رہتی ہے اور ضلعی حکومت اور محکمانہ ٹیمیں بھی پمپوں کی انسپکشن کرتی ہیں۔

(د) محکمہ محنت وانسانی وسائل پہلے ہی کم مقدار دینے والے پٹرول پمپوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کر رہا ہے اور آئندہ بھی کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی جائے گی اور کم ماپنے والے پٹرول پمپوں کے ساتھ سختی سے پیش آیا جائے گا تاکہ عوام کو ادا کردہ قیمت کے مطابق پٹرول / ڈیزل مل سکے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم ستمبر 2009)

راولپنڈی شہر مزدوروں کو سوشل سکیورٹی کے تحت بنیادی سہولیات دینے کا مسئلہ

*3694: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی شہر کی آبادی کے لحاظ سے وہاں سوشل سکیورٹی کے ہسپتال بالکل ناکافی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر غریب بے بس مزدوروں / کاریگروں اور ان کے بچوں کو سوشل سکیورٹی کے تحت بنیادی سہولیات فراہم نہیں کی جاتیں اور اسکی وجہ سوشل سکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ نہ کروانا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا کی ملی بھگت سے اکثر ادارے سوشل سکیورٹی قوانین کے تحت رجسٹرڈ نہیں کئے جا رہے اور ان اداروں سے منسلک افراد کو مذکورہ سہولت سے محروم کیا جا رہا ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بارے میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2009 تاریخ ترسیل 28 جون 2009)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) یہ تاثر حقیقت پر مبنی نہ ہے کہ راولپنڈی شہر کی آبادی کے لحاظ سے سوشل سکیورٹی کے ہسپتال ناکافی ہیں۔ادارہ ہذا نے راولپنڈی شہر میں رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین بشمول والدین کو مفت طبی سہولیات کی فراہمی کے لئے 270 بستروں پر مشتمل ہسپتال قائم کر رکھا ہے جس میں کارڈیک اور نیورو سرجری کے علاوہ دیگر تمام شعبہ جات سے متعلقہ امراض کے علاجہ معالجہ کی سہولیات بدرجہ اتم موجود ہیں۔یہ ہسپتال پیرودھائی کے علاقہ میں قائم کیا گیا ہے۔مزید براں راولپنڈی شہر میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام دو میڈیکل سینٹرز، تین ڈسپنسریاں اور ایک ایمرجنسی سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔جہاں سے اس

علاقے سے تعلق رکھنے والے تحفظ یافتہ کارکنان اوران کے لواحقین علاج معالجہ کی سہولیات سے مستفید ہورہے ہیں۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے کہ اکثر غریب بے بس مزدوروں / کاریگروں اوران کے بچوں کو سوشل سکیورٹی کے تحت بنیادی سہولیات فراہم نہیں کی جاتیں۔جناب وزیر اعلیٰ پنجاب اور جناب وزیر محنت و انسانی وسائل پنجاب کی خصوصی توجہ اور ہدایات کی روشنی میں محکمہ ہذا نے راولپنڈی شہر کے رجسٹرڈ شدہ تمام صنعتی و تجارتی اداروں کے مالکان سے بارہاالتماس کی ہے کہ وہ اپنے اداروں میں کام کرنے والے کارکنان کو رجسٹر کروائیں اوران کے سوشل سکیورٹی کارڈ(R-5)بنوائیں تاکہ غریب کارکنان اوران کے لواحقین سوشل سکیورٹی کے تحت دستیاب طبی ومالی معاوضہ جات کی سہولیات سے مستفید ہوسکیں۔ ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی راولپنڈی کے فیلڈ سٹاف نے کارکنان کو سوشل سکیورٹی کارڈ کا موقع پر بھی اجرا کیا ہے اوراب تک تقریباً80 فیصد کارکنان کو سوشل سکیورٹی کارڈز مہیا کئے جاچکے ہیں۔جس کی وجہ سے یہ تمام کارکنان اوران کے لواحقین سوشل سکیورٹی کی بنیادی سہولیات سے مستفید ہورہے ہیں۔ باقی ماندہ20 فیصد کارکنان کے کارڈز کا اجراآجران کی عدم دلچسپی ورکاوٹ کے باعث التوأکا شکار ہوا ہے جس کے حل کے لئے ہر ممکن کوششیں جاری ہیں۔

(ج)اس بات میں بھی کوئی صداقت نہ ہے کہ محکمہ ہذا کی ملی بھگت سے اکثر ادارے سوشل سکیورٹی قوانین کے تحت رجسٹرڈ نہیں کئے جارہے اور اداروں سے منسلک کارکنان کو مذکورہ سہولیات سے محروم رکھا جارہا ہے۔اس ضمن میں عرض ہے کہ انڈسٹریل پالیسی 2003 کے تحت پنجاب بھر کے تمام صنعتی و تجارتی ادارے از خود محکمہ ہذامیں رجسٹرڈ ہیں۔جن اداروں میں پانچ یااس سے زیادہ ورکرز ہیوں وہ محکمہ ہذا کو ڈیکلیریشن، کنٹری بیوشن شیڈول دینے کے قانونی طور پر پابند ہیں۔راولپنڈی شہر میں ادارہ سوشل سکیورٹی کی کاوشوں سے آج تک 1351 صنعتی و تجارتی اداروں کو رجسٹر کیا جاچکا ہے اوران میں کام کرنے والے 16460 کارکنان اور127169 لواحقین ادارہ ہذا کی سہولیات سے فائدہ اٹھارہے ہیں۔مالی سال2008-2007 میں کارکردگی کے لحاظ سے راولپنڈی ڈائریکٹوریٹ پنجاب بھر میں سر فہرست رہا۔

(د)اگرچہ جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے تاہم اس کے باوجود محکمہ ہذا کی ہمیشہ اور ہر ممکن یہ کوشش رہی ہے کہ سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت زیادہ سے زیادہ صنعتی و تجارتی ادارے اس کے دائرہ کار میں لائے جائیں تاکہ مزید کارکنان کو سماجی قوانین کے تحت ہر قسم کی طبی ومالی فوائد اور نقد معاوضہ جات سے استفادہ کا موقع ملے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب21اگست2009)</u>

صنعتی مزدوروں کو ویلفیئر بورڈ کی طرف سے دی جانے والی گرانٹس میں اضافے کا مسئلہ

*3697: محترمہ آمنہ جہانگیر: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صنعتی مزدور کی وفات کے بعد اس کی بیوہ یا قانونی ورثا کو Death Grant کے طور پر ایک لاکھ روپے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ ادا کرتا ہے اگر ہاں تو کیا مذکورہ رقم کو موجودہ مہنگائی اور مالی مشکلات کے پیش نظر بڑھا کر 5 لاکھ روپے کرنے کا ارادہ ہے، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بورڈ مزدور کے بچوں کو 9600 روپے سے لیکر 33600 روپے سالانہ سکالرشپ بھی ادا کرتا ہے اگر ہاں تو کیا مذکورہ رقم 20000 روپے سے لیکر 50000 روپے سالانہ بڑھانے کو بورڈ تیار ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو کارکن وفات پا جاتا ہے اس کے بچوں کو 350 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے کیا یہ وظیفہ بورڈ بڑھا کر 1000 روپے کرنے کو تیار ہے؟

(د) کیا مذکورہ بورڈ مزدور کی بچیوں کی شادی کے لئے کوئی سپیشل گرانٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2009 تاریخ ترسیل 28 جون 2009)

جواب

وزیر محنت وافرادی قوت

(الف) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ "ورکرز ویلفیئر فنڈ آرڈیننس 1971" کے تحت وجود میں آیا ہے اور یہ حکومت پاکستان کا کارپوریٹ ادارہ ہے۔مذکورہ بالا آرڈیننس کی روشنی میں صوبائی سیکرٹری لیبر اس بورڈ کے چیف ایگزیکٹو ہیں۔بورڈ کی گورننگ باڈی اس کے تمام انتظامی معاملات چلانے کے بارے میں فیصلے کرنے کی مجاز ہے جب کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی گورننگ باڈی قانون کے مطابق صنعتی کارکنان اور ان کے زیر کفالت افراد کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف سکیمیں اور ان کے متعلق پالیسی بنانے کی مجاز ہے اور ورکرز ویلفیئر فنڈ وزارت محنت وافرادی قوت اور سمندر پار پاکستانیز، حکومت پاکستان اسلام آباد بورڈ ہذا کی فنڈنگ ایجنسی ہے۔

ورکرز ویلفیئر فنڈ کی گورننگ باڈی نے 21-06-2007 کو اپنے اجلاس میں ورکرز کی مشکلات کے پیش نظر ڈیتھ گرانٹ دو لاکھ سے بڑھا کر تین لاکھ روپے کر دی ہے۔ورکرز ویلفیئر فنڈ کا ڈیتھ گرانٹ مزید بڑھانے کے متعلق کوئی Agenda Item اپنی میٹنگز کے لئے نہیں رکھا گیا۔اس معاملے میں مزید وضاحت یہ ہے کہ ورکرز ویلفیئر فنڈ کی گورننگ باڈی یہ فیصلے کرنے میں کلی خود مختار ہے۔

(ب) ورکرز ویلفیئر فنڈ کی گورننگ باڈی کے 91ویں اجلاس منعقدہ 25-05-2006 کے فیصلہ کے مطابق مورخہ 01-05-2006 سے صنعتی کارکنان اور ان کے بچوں کے لئے درج ذیل درجہ بندی و شرح سے تعلیمی وظائف کی سکیم نافذ العمل ہے۔

| درجہ بندی | تعلیمی معیار | وظائف کی شرح |
|---|---|---|
| درجہ بندی I | انٹر میڈیٹ یا مساوی تعلیم | بحساب 1000 اور 1600 روپے ماہوار بالترتیب ڈے سکالرز و بورڈرز |
| درجہ بندی II | کالج کی سطح پر گریجوایشن و مساوی تعلیم | بحساب 1400 اور 2300 روپے ماہوار بالترتیب ڈے سکالرز و بورڈرز |
| درجہ بندی III | کالج کی سطح پر ماسٹرز یا مساوی تعلیم | بحساب 1900 اور 2900 روپے ماہوار بالترتیب ڈے سکالرز و بورڈرز |
| درجہ بندی IV | میڈیکل، انجینئرنگ اور یونیورسٹی کی سطح پر گریجوایشن یا پوسٹ گریجوایشن تعلیم | تمام تعلیمی اخراجات بشمول ٹرانسپورٹ، ہوسٹل و میس چارجز کے علاوہ بحساب 2300 اور 3500 روپے ماہوار بالترتیب ڈے سکالرز و بورڈرز |

(ج) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر انتظام صوبے بھر کے مختلف شہروں میں اس وقت 38 سکول چل رہے ہیں جن میں 22996 صنعتی کارکنان کے بچے زیر تعلیم ہیں جن کو تعلیمی سہولیات کے علاوہ درسی کتب، کاپیاں و دیگر سامان تدریس یونیفارم، شوز، ٹرانسپورٹ وغیرہ کی سہولیات بلا معاوضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ان سہولیات کے علاوہ ان سکولوں میں زیر تعلیم فوت شدہ صنعتی کارکنان کے بچوں کو مبلغ 350 روپے ماہوار بطور جیب خرچ ادا کیا جاتا ہے۔

(د) صنعتی کارکنان کی تمام بچیوں کی شادی پر اور صنعتی کارکن خواتین کی اپنی شادی پر مبلغ 70 ہزار روپے شادی گرانٹ کی جاتی ہے یہ گرانٹ مورخہ 26-03-2009 سے نافذ العمل ہے جب کہ اس سے قبل اس کی شرح 50 ہزار روپے تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اگست 2009)

## چائلڈ لیبر لاز پر عمل درآمد کے بارے میں تفصیلات

*3787: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبے میں چائلڈ لیبر پر پابندی کے باوجود جنوری 2008 سے آج تک چائلڈ لیبر کے کتنے کیس سامنے آئے اور ان پر قانون کے مطابق کیا کارروائی کی گئی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے ؟

(ب) چائلڈ لیبر کی خلاف ورزی پر ذمہ دار افراد اور اداروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، لیبر لاز پر سختی سے عمل کے لئے حکومت کون سے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 24 جون 2009 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2009)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) قانون ملازمت اطفال 1991 کے تحت ماہ جنوری 2008 تا مئی 2009 اس قانون کے تحت کل 78191 معائنہ جات کے گئے اور ضابطہ کی خلاف ورزی پر کل 2065 چالان کئے گئے اور فیصلہ شدہ کیسوں پر 106415 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔

(ب) چائلڈ لیبر کی خلاف ورزی پر مختلف اداروں کے خلاف قانون اطفال مجریہ 1991 کے تحت کارروائی کی گئی اور ذمہ دار افراد کے خلاف چالان عدالتوں میں جمع کروائے گئے جن پر ایک لاکھ -چھ ہزار چار سو پندرہ روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔جہاں تک لیبر لاز پر عمل درآمد کا تعلق ہے واضح رہے کہ بمطابق صنعتی پالیسی 2003 صنعتی اداروں کے معائنہ اداروں کے معائنہ جات پر پابندی عائد ہے۔تاہم کسی شکایت بابت ملازمت اطفال کی صورت میں قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور حکومت پنجاب نے چائلڈ لیبر کی روک تھام کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1- چائلڈ لیبر ریسورس سینٹر کا قیام کیا گیا ہے جس میں تربیت، معلومات اور دیگر سہولیات کے علاوہ عوام کی آگاہی جیسے اقدامات شامل ہیں۔جس میں تربیت کے لئے نہایت ضروری قسم کے لوازمات پہنچائے گئے ہیں تاکہ افسران معائنہ جات سرکاری وغیر سرکاری اداروں کی تربیت کی جا سکے۔

2-حکومت پاکستان نے دس کروڑ روپے سے بانڈڈ لیبر فنڈ قائم کیا ہے جس کا مقصد جبری مشقت سے آزاد مزدوروں کی آبادکاری اور بچوں کی تعلیم ہے۔

3- (ILO-IPEC) کے تعاون سے ایک پروگرام تشکیل دیا گیا ہے جس میں بچوں کی ملازمت کی بدترین اشکال کو 3 سے 5 سال تک خاتمہ کو یقینی بنایا گیا ہے اور یہ ہدف بہتر تعلیم، خاندانوں کی امداد، فنی مہارت اور بہتر حالات کار کے ذریعے ہو گا۔

4-فٹ بال کی صنعت سے بچوں کی مشقت کے مکمل خاتمے کے لئے حکومت نے ILO اور دوسری بین الاقوامی ایجنسیوں کے ساتھ مل کر ایک پروگرام سیالکوٹ میں شروع کیا ہے۔ جس کے تحت 10572 مزدور بچوں کو کام کے ساتھ ساتھ تعلیم دینے کا غیر روائتی طریقہ اپنایا گیا ہے اور ان میں سے 5838 بچوں کو مزید تعلیم کے لئے عام سکولوں میں داخل کروایا گیا ہے۔

5- محکمہ محنت حکومت پنجاب نے بھٹہ خشت کی صنعت سے جبری مشقت کے خاتمے کے لئے ایک 4 سالہ منصوبے کا آغاز کیا ہے۔ جس کی کل لاگت 12 کروڑ 33 لاکھ روپے ہے۔ اس کے تحت لاہور اور قصور کے اضلاع میں بھٹوں پر بچوں کی جبری مشقت کے خاتمے کے لئے 300 سکول کھولے جائیں گے جن میں 10000 سے زائد بچوں کو تعلیم دی جائے گی مزید برآں 4 کروڑ روپے کی لاگت سے ان کے والدین کو بلاسود قرضے فراہم کئے جارہے ہیں تاکہ وہ جبری مشقت سے نجات پا سکیں۔

قالین بافی کی صنعت میں بچوں کی مشقت کے خاتمے کے لئے پنجاب کے 10 اضلاع میں ایک منصوبے کے تحت 26 ہزار سے زائد بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا گیا یہ منصوبہ ILO نے آجران اور حکومت پاکستان سے مل کر مکمل کیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 11 اکتوبر 2009)</u>

لاہور — مقصود احمد ملک

16 اکتوبر 2009 — سیکرٹری